احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 28 فروری 2004ء

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29　ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 28فروری2004ء　7 محرم　1425 ہجری-28 تبلیغ 1383 ہش　جلد 54-89 نمبر 46

تین بدقسمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تین آدمی ایسے ہیں جن سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ دوسرے مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ جس نے کسی امام کی بیعت دنیا کی خاطر کی۔ اگر امام اس کو حسب خواہش کچھ دے تو وہ وفا کرتا ہے ورنہ بے وفائی کرتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی قسم کھا کر مال بیچنے کیلئے کہا کہ مجھے اتنی رقم ملتی تھی (مگر میں نے نہ بیچا) حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔ اور اس کی قسم سن کر کوئی شخص مال خرید لے۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام باب من بایع رجلاً حدیث نمبر:6672)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی (۔) میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق رکھنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض ومقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کرلیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یادرکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے۔ وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا۔ جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔

جو شخص خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اس کا فرض ہوتا ہے، کہ وہ اپنی جماعت کی کمزوری کو دور کرے۔ سچا ہادی کبھی خیانت نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس طرز اور چال پر کوئی چلے خواہ اس کی زندگی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہی ہو وہ پروا نہ کرے تو سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے اصلاح کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ شیطان اس کا قرین ہے۔ سچا ہادی جو دیکھتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے ہاں یہ درست ہے کہ وہ کسی کی ذلت اور رسوائی نہیں کرنا چاہتا، مگر مریض کے امراض کو شناخت کر کے ان کا علاج بتاتا ہے۔

جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جاویں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادم دین ہوں گے ان کی عمریں بڑھائی جاویں گی۔ جو خادم نہیں ہوسکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہیں۔ کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے۔ اور جو سچے دل سے خادم ہے۔ وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 282)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع 2002-2003

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

امسال ضلع کراچی پاکستان بھر کے اضلاع میں اول رہا۔

دوم:	حیدرآباد	سوم:	اوکاڑہ
چہارم:	لاہور	پنجم:	میرپورخاص
ششم:	کوئٹہ	ہفتم:	راجن پور
ہشتم:	لاڑکانہ	نہم:	میرپور آزاد کشمیر
دہم:	فیصل آباد		

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

دفتر طاہر فاؤنڈیشن کا فون نمبر

خدا کے فضل سے دفتر طاہر فاؤنڈیشن ربوہ کا قیام احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں ہو چکا ہے۔ دفتر میں فون اور فیکس کی سہولت دے دی گئی ہے۔ فون و فیکس کے لئے نمبر یہ ہے۔ 04524-213238

(سیکرٹری طاہر فاؤنڈیشن ربوہ)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 14 مارچ 2004ء، بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حکیموں کو 12 مارچ تک رجسٹریشن کرانے کی ہدایت

اسلام آباد (ٹی وی رپورٹ) وفاقی حکومت نے حکیموں کی ازسرنو رجسٹریشن کیلئے نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے، جس کے تحت حکیموں کو 12 مارچ تک رجسٹریشن کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسکے بعد ان کی رجسٹریشن منسوخ تصور کی جائے گی۔ وفاقی حکومت نے نیشنل کانفرنس فار ہومیوپیتھی اور قومی طبی کونسل کے نمائندوں سے صلاح مشورے کے بعد یہ نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 23 فروری 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 292)

نصاب تصوّف کا پہلا سبق

2 ستمبر 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے نماز جمعہ کے بعد لاہور میں ایک نہایت بصیرت افروز اور آسمانی نکات ومعارف سے لبریز اثر انگیز خطاب فرمایا۔ مجلس میں رونق افروز ہوئے تو حضور کے عشاق کا زبردست جوش زیارت اور شوق ارادت کا نظارہ قابل دید تھا لوگ دھکے پر دھکا کھاتے تھے اور آگے بڑھتے جاتے تھے آخر جب خدا کے محبوب مسیح موعود کا حکم سنا کہ بیٹھ جاؤ تو اس پر جو شخص جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔

اس مبارک مجلس میں حضرت اقدس نے علاوہ دیگر بے شمار نصائح کے دعا کی اہمیت وضرورت پر وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہوجائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف ...... ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ آکر یہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے۔ جب کہ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے جب کہ وہ جانتے ہیں کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام .... کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ .... ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کردیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے اس صورت میں تو چاہئے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑلو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ **پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کردے گا**"۔

(ملفوظات جلد ہفتم طبع اول ربوہ صفحہ 192-194)

حج بیت اللہ عالمگیر وحدت کا بے مثال نمونہ

حضرت مسیح موعود کی ایک انقلاب آفرین تحریر:-

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی .... میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی .... میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے .... سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے اور اس میں بیان کردہ حقائق پر غور کرنے کے لئے ہمارا ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بیاد شہید کربلا

یہ اقرار حقیقت بھی ہے اظہار صداقت بھی
ترا ہر عزم شعلہ بھی تھا شبنم بھی لطافت بھی
ترے ایثار نے ہر دور کو ذوق وفا
رخ انسانیت کو غازۂ صدق و صفا بخشا
وقار آدمیت کو درخشاں کر دیا تو نے
لہو سے شمع ملت کو فروزاں کر دیا تو نے
دیا ہے درس تو نے اہل دل کو جانفشانی کا
سکھایا ہے سلیقہ دین حق کی پاسبانی کا
تری جرأت پہ نازاں ہے زمین کربلا اب تک
لہو سے تیرے رنگیں ہے جبین کربلا اب تک
لوائے احمد مرسلؐ کو اونچا کر دیا تُو نے
جہاں میں اہل دل کا بول بالا کر دیا تُو نے
سبق سیکھا ہے یہ انسان نے تیری شہادت سے
کبھی ایمان دب سکتا نہیں رعب حکومت سے
محرم جب بھی آتا ہے ترا پیغام لاتا ہے
زبان اشک سے روداد اہل دل سناتا ہے
حسینؓ ابن علیؓ تو نور ہے شمع رسالتؐ کا
پیام زندگی ہے واقعہ تیری شہادت کا

ثاقب زیروی

تحریک جدید میں شمولیت کیلئے ہر احمدی کو تلقین

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو تحریک کرکے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور پھر وصولی کیلئے پوری کوشش کرے۔" (بحوالہ المصلح 13-12-53)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی شہرہ آفاق تحریرات کی روشنی میں

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان مقام و مرتبہ

حضرت مسیح موعود اہل بیت سے بے حد محبت اور عشق رکھتے تھے۔ ذیل میں آپ کی چند تحریرات پیش کی جاتی ہیں۔ جس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کو اہل بیت سے کس قدر محبت تھی اور آپ کی نظر میں ان کا کتنا عظیم الشان مقام اور مرتبہ ہے۔

حضرت علیؓ کا بلند مقام

حضرت علی رضی اللہ متقی، پاک اور خدائے رحمان کے محبوب ترین بندوں میں سے تھے۔

آپ ہم عصروں میں سے چنیدہ اور زمانے کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ اللہ کے غالب شیر اور مردِ خدائے مہربان تھے آپ کشادہ دست پاک دل اور بے مثال بہادر تھے۔

میدان جنگ میں انہیں اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جا سکتا تھا۔ خواہ دشمنوں کی فوج بھی آپ کے مقابل پر ہوتی۔ آپ نے اپنی عمر سادگی میں گزاری۔ اور آپ زُھد و ورع میں بنی نوع انسان کی انتہاء کو پہنچے ہوئے تھے۔ اپنی جائیداد کا عطیہ دینے اور لوگوں کے مصائب کو رفع کرنے میں اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایوں کی خبر گیری میں آپ مرد اول تھے۔ آپ جنگی معرکوں میں ہر طرح کی بہادری میں نمایاں تھے اور شمشیر و سناں کی جنگ میں کارہائے نمایاں دکھلانے والے تھے۔ بایں ہمہ آپ بڑے شیریں اور فصیح اللسان تھے۔ آپ کی گفتگو دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی تھی۔ ذہنوں کے زنگ دور ہو جاتے تھے اور دلیل کے نور سے مطلع چکاچوند ہو جاتا تھا۔

آپ ہر قسم کے اسلوب کلام پر قادر تھے اور جس نے بھی آپ کا اس میدان میں مقابلہ کیا تو اسے ایک مغلوب آدمی کی طرح عذر خواہ ہونا پڑا۔ آپ ہر کارِ خیر میں اور اسالیب فصاحت و بلاغت میں کامل تھے۔ اور جس نے بھی آپ کے کمالات کا انکار کیا گویا وہ بے حیائی کی راہ پر چل پڑا۔ آپ بے قراروں کی دلجوئی کے لئے تیار رہتے۔ قانع اور غربت سے پریشان کو کھانا کھلانے کا حکم دیتے تھے اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے تھے۔ بایں ہمہ آپ قرآن کریم کا جام نوش کرنے میں سر فہرست تھے اور قرآن کے دقائق کے ادراک میں آپ کو ایک عجیب فہم عطا ہوا تھا۔ (۔) میں حضرت علی اور ان کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہوں اور جو ان کا دشمن ہے میں اس کا دشمن ہوں۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 8 صفحہ 358-359)

حضرت علیؓ حاجت مندوں کی امید گاہ تھے

بے شک حضرت علی حاجت مندوں کی امید گاہ تھے اور سخیوں کے لئے نمونہ اور بندوں کے لئے حجۃ اللہ تھے۔ آپ اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے بہتر تھے اور تمام دنیا کو منور کرنے کے لئے خدا کا نور تھے۔ ....حقیقت یہ ہے کہ حق حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ تھا اور جنہوں نے آپ کے زمانہ میں آپ سے جنگ کی انہوں نے بغاوت اور سرکشی کی۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 8۔ صفحہ 352-353)

حضرت علیؓ جامع فضائل

علی تو جامع فضائل تھا اور ایمانی قوت کے ساتھ توام تھا۔ پس اس نے کسی جگہ نفاق کو پسند نہیں کیا اور اپنے قول اور فعل میں کبھی منافقانہ طریق نہیں برتا اور ریاکاروں میں سے نہ تھا۔

(حجۃ اللہ۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 182)

حضرت امام حسینؓ و حسنؓ ائمۃ الہدیٰ

حضرت امام حسین اور حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن۔ جلد 15 صفحہ 364-365)

حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے ثناخواں

حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کام کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔ اس لئے معاویہ سے گزارہ لے لیا۔..........

ہم تو دونوں کے ثناخواں ہیں۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہر شخص کے جدا جدا قویٰ معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت امام حسنؓ نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدنظر رکھا اور حضرت امام حسینؓ نے پسند نہ کیا کہ فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کروں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے۔ دونوں کی نیت نیک تھی۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 579-580)

حضرت امام حسینؓ سرداران بہشت میں سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 545)

حضرت امام حسینؓ کی شہادت

امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 336)

حضرت امام حسینؓ سے غیر معمولی عشق

حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔

"آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں" پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:۔

"یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا"۔

اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 36-37)

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

میری جان اور دل حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر نثار ہے۔

حضرت مسیح موعود کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے جو مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہونگے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح پر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کا خطبہ

میں مسیح موعود کے بیوی بچوں، متعلقین اور قادیان میں رہنے والوں کے لئے دعائیں کرتا ہوں

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل نے مورخہ 15 نومبر 1906ء بمطابق 27 رمضان المبارک 1324ھ کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نکاح کا اعلان حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں فرمایا۔ خطبہ نکاح و آیات مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا:

خطبہ نکاح میں ان آیات کا پڑھنا مسنون ہے اور ہمیشہ سے (۔) کا اس پر عملدرآمد چلا آیا ہے۔ ان آیات میں تقویٰ کا حکم ہے۔ تقویٰ سے مراد اول عقائد کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے، نہ صفات میں کوئی شریک ہے اور نہ افعال میں کوئی شریک ہے۔ عبادت میں اس کا کوئی شریک بنانا ناجائز ہے۔ یہ عقائد میں مرتبہ اول ہے۔

دوم، ملائکہ پر ایمان لانا ہے۔ ملائکہ ہمارے دلوں پر نیکیوں کی تحریک کرتے ہیں۔ جو شخص اس تحریک کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس کا تعلق ملائکہ کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور پھر ملائکہ زیادہ سے زیادہ نیک تحریکات کا سلسلہ اس کے دل کے ساتھ لگائے رکھتے ہیں۔ جو لوگ شیطان کی تحریک بد کو قبول کرتے ہیں ان کا تعلق شیطان کے ساتھ بڑھ جاتا ہے اور جو لوگ ملائکہ کی تحریک نیک پر عمل درآمد کرتے ہیں ان کا تعلق ملائکہ کیساتھ بڑھ جاتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے بغیر کسی بیرونی محرک کے جو انسان کے دل میں ایک نیک کام کرنے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرف توجہ ہو جاتی ہے وہ فرشتے کی تحریک ہوتی ہے۔ اور جو بدخیال دل میں اچانک پیدا ہو جاتا ہے وہ شیطان کی تحریک ہوتی ہے۔ جس طرف انسان توجہ کرے اسی میں ترقی کر جاتا ہے۔ ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ جب کسی کے دل میں نیک تحریک پیدا ہو تو فوراً اس نیکی پر عملدرآمد کرے۔ برخلاف اس کے جب بدخیال دل میں آئے تو لاحول پڑھنا اور اعوذ پڑھنا اور بائیں طرف تھوکنا شیطان کی شرارت سے بچانا ہے۔ کیونکہ شیطان طرف راست سے نہیں آتا۔ وہ راستی کا دشمن ہے۔ بلکہ ہمیشہ طرف چپ سے آتا ہے۔ جو لوگ خداتعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور ملائکہ کی نیک تحریکات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور خداتعالیٰ کی کتاب کو تدبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور مرسلین کا نیک نمونہ اختیار کرتے ہیں ان کو خداتعالیٰ صراط مستقیم پر قدم مارنے کی توفیق دیتا ہے اور وہ خداتعالیٰ کی راہ میں ترقی کرتے ہوئے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی نعمت کے حصول تک پہنچ جاتے ہیں۔

خداتعالیٰ کی توحید اور ملائکہ پر ایمان کے بعد تیسری بات ایمان بالآخرۃ ہے۔ جزاء و سزا کا عقیدہ انسان کے واسطے ترقی کا موجب ہے۔ اور اگر خداتعالیٰ توفیق دے تو یہ ترقی بتدریج انسان حاصل کرسکتا ہے۔

اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے ترقی کے واسطے بہت سے سامان باآسانی مہیا کر دیئے ہیں۔ دیکھو خداتعالیٰ کا مامور ہمارے سامنے موجود ہے اور خود اس مجلس میں موجود ہے۔ ہم اس کے چہرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ ہزاروں ہزار ہم سے پہلے گزرے جن کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس کے چہرہ کو دیکھ سکتے۔ پر انہیں یہ بات حاصل نہ ہوئی اور ہزاروں ہزار اس زمانہ کے بعد آئیں گے جو یہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مامور کا چہرہ دیکھتے، پر ان کے واسطے یہ وقت پھر نہ آئے گا۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ عجیب در عجیب تحریکیں دنیا میں زور شور کے ساتھ ہو رہی ہیں اور ایک ہل چل مچ رہی ہے۔ عربی زبان دنیا میں خاص طور پر ترقی کر رہی ہے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ عیسائیت کی عمارت جس کو ہاتھ لگانے سے خود ہمارے ابتدائی عمر کے زمانہ میں لوگ خوف کھاتے تھے آج خود عیسائی قومیں اس مذہب کے عقائد سے متنفر ہو کر اس کے برخلاف کوشش میں ایسی سرگرم ہیں کہ (۔) (الحشر: 3) کے مصداق بن رہے ہیں اور شرک کے ناپاک عقائد سے بھاگ کر ان پاک اصول کی طرف اپنا رُخ کر رہے ہیں جن کے قائم کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ یہ سب واقعات قرآن شریف کی اس پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ (۔) (الحجر: 10) تحقیق ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں جیسا کہ الفاظ کی حفاظت یاد کرنے والوں اور لکھنے والوں کے ذریعہ سے ہوئی اور ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ موجود ہے مگر خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اٹھائے۔ جذبات نفس پر قابو رکھ کر خداتعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔ مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقوں سے رضاء جوئی اللہ تعالیٰ کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اول مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جو کی دی تھی۔ بعد میں آنے والا کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کرسکتا تھا۔ سائل کو دو، دکھی کو دو، ذی القربیٰ کو دو، نماز سنوار کر پڑھو، مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی عرض معروض کرو تاکہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی میں، امیری میں، مشکلات میں، مقدمات میں، ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو تقویٰ کا ابتداء دعا، خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگوں میں شامل ہونے سے ہے جن کی نسبت فرمایا۔ (۔) (حم السجدہ: 31) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت دکھلائی۔

تقویٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ (۔) چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے؟ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں اس قدر تیاریاں کی جاتی ہیں اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے جس کے ذمہ موت کے بعد کی جوابدہی لازم ہے۔ اس آنی، فنا والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے۔ (۔) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات بولو تو خداتعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیوں کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح میں کوشش کرتا رہے۔ جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خداتعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہوں، پیش ہوتے ہیں نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا ہے اور ظاہر کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور خداتعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو کہ اس نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے بہت مخلوق پھیلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات پر اس کا خاص فضل ہوا اور ابراہیم کو اس قدر اولاد دی گئی کہ اس کی قوم آج تک گنی نہیں جاتی۔ **اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ خداتعالیٰ نے ہمارے امام کو (۔) کہا ہے اور بَثَّ مِنْهُمَا...... کی آیت ظاہر کرتی ہے کہ اس (۔) کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس (۔) کے ساتھ پیدا ہوں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خداتعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس سے مکالمات سے مشرف ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ لوگ مگر یہ باتیں بھی پھر تقویٰ سے حاصل ہو سکتی ہیں اور تقویٰ ہی کے ذریعہ سے فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ مجھے سب سے بڑھ کر جوش اس بات کا ہے کہ میں مسیح موعود کے بیوی بچوں، متعلقین اور قادیان میں رہنے والوں کے واسطے دعائیں کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ ان کو رجالاً کثیرًا اور تقویٰ اللہ والے کے مصداق بنائے۔**

آج کی تقریب ایک خاص خوشی کا موقع ہے اور خاص خوشی خان صاحب نواب محمد علی خاں کے لئے ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی قسمت میں یہ بات کر دی ہے کہ وہ اس تعلق میں شمولیت حاصل کریں۔ آج یہ تقریب ہے کہ ہمارے امام......... کے اس شریف لڑکے کا نکاح نواب صاحب کی اکلوتی بیٹی زینب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور اس کا مہر وہی ایک ہزار روپیہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ حضرت کے دوسرے لڑکوں کا مقرر ہوا ہے۔

کیا آپ کو (نواب صاحب کی طرف توجہ کر کے) منظور ہے۔ (نواب صاحب نے کہا منظور ہے) پھر صاحبزادہ شریف احمد سے پوچھا گیا انہوں نے بھی کہا منظور ہے)۔

اس کے بعد حضرت نے بمعہ جماعت دعا کی۔

(خطبات نور صفحہ 238)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

میرے پاس کوئی ایسا چاقو نہیں جس سے میں اپنا دل چیر کر تمہیں دکھلا سکوں کہ مجھے قرآن سے کس قدر محبت اور پیار ہے۔ قرآن کا ایک ایک حرف کیسا عمدہ اور پیارا لگتا ہے۔ مجھے قرآن کے ذریعہ سے بڑی بڑی فرحتوں کے مقام پر پہنچایا جاتا ہے۔

(بدر 15 مئی 1913ء)

نظام وصیت کے چند پہلو

مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ

اللہ تعالیٰ کے مامور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شفقت ہے جسے یہ سعادت نصیب ہو جائے اور پھر بیعت کی روح کو سمجھنا اور اس کے مطابق عملی تقاضے پورے کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ بیعت کے تقاضے پورے کرنا درحقیقت بہت بڑی قربانی کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتا۔ بیعت کے لفظی معنے اپنے آپ کو مامور یا امام کے ہاتھ میں بیچنا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو۔ تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو۔ تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے''۔

(ملفوظات جلد سوم ص 207)

بیچنا بھی اس حقیقت کے ساتھ کہ اقرار بیعت کے بعد انسان کی ذاتی کوئی حیثیت نہیں رہتی، اس کی جان، مال، آبرو، اور اہل وعیال پر بیعت کنندہ کا اپنا اختیار کوئی نہیں رہتا اور اگر ان میں سے کوئی امر انسان اپنی مشیت اور مرضی کے تابع رکھنا چاہے تو بیعت کی اصلی اور حقیقی روح پوری نہیں ہوسکتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اگر غور کرے تو اس کی جان مال، عزت اور اہل وعیال وغیرہ سبھی چیزیں خدا تعالیٰ کے عطاء اور خدا تعالیٰ کی ملکیت ہیں۔ اور انسان تو محض عارضی عرصہ کے لئے ان کا امین خدا تعالیٰ کی طرف سے ٹھہرایا گیا ہے۔ اور مالک حقیقی جب چاہے یہ سب کچھ واپس بھی لے سکتا ہے۔ لیکن وہی خالق و مالک حقیقی یہ چیزیں خود واپس لینے کی بجائے اگر یہ فرمائے کہ یہ چیزیں میرے نمائندہ اور مامور کے قدموں میں پیش کرو۔ تو یہی امر اصطلاحاً بیعت کہلاتا ہے۔ اور جیسے انسان اپنی متاع خدا تعالیٰ کو واپس کرنے میں کوئی عذر نہیں کرسکتا۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے مامور اور اس کے نمائندے کو خدائی منشاء کے تحت یہ متاع پیش کرنے میں بھی کوئی تردد یا انقباض نہیں ہونا چاہئے۔ یہاں پہنچ کر حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کے مبارک جذبات سنہری حروف میں ملاحظہ کریں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے عرض گزار ہیں کہ:

''.......... میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا..........''

حضرت مولانا صاحب کے اس بے مثال جذبہ فدائیت اور عملی نمونہ کو مشاہدہ فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں میں ان کی صحبت کا اثر ہے''۔

پس بیعت کی حقیقت یہی ٹھہرتی ہے کہ امام ہمام کے مبارک ہاتھ میں ہاتھ دے کر انسان کا تن من دھن سبھی کچھ امام کے تصرف اور اختیار میں اس طور پر آجاتا ہے کہ بیعت کنندہ کا اپنا کوئی حق اور دعویٰ نہیں رہتا۔ اور کسی چیز کو بیچ دینے کے بعد جس طرح بیچنے والے کا استحقاق ختم ہو جاتا ہے۔ بالکل یہی حقیقت بیعت کی ٹھہرتی ہے۔ اور ہر احمدی جس نے خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع اور اس کی خوشنودی کی خاطر اس کے مقرر فرمودہ امام کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے وہ درحقیقت اپنا سب کچھ امام ہمام کے ہاتھ میں بیچ چکا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے مامور اور نمائندہ امام کی مرضی پر موقوف ہے کہ بیعت کنندہ کے جان، مال، آبرو اور دیگر صلاحیتوں میں سے الٰہی منشاء کے تحت کس کو، کب اور کس قدر تصرف میں لانا چاہتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے الٰہی منشاء کے تحت 1905ء میں نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔ اور مخلص بیعت کنندگان سے اس نظام کے تحت کم از کم دس فیصد کا مطالبہ کیا۔ اور اگرچہ بیعت کنندگان اپنا سب کچھ فروخت کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں سے صرف دس فیصد کو پیش کرنے اور 9/10 کو بیعت کنندگان کے تصرف میں دیکر آپ نے قربانی کے عمل کو آسانی کا رنگ دیا ہے اور یہ ظرف مامور الٰہی کا ہی ہوسکتا ہے کہ ان کے فدائی سب کچھ نذر کرنے کے پابند ہوں۔ اور خدا کا نمائندہ 1/10 کو بھی قربانی تسلیم کر کے 9/10 واپس کر دے۔ کہ اپنی دیگر ضرورتوں اور جذبوں کی تکمیل و تسکین کے لئے حسب تمنا استعمال میں لائیں۔ 1/10 حصہ کو بھی مامور ربانی نے ہر ایک پر لازمی نہیں کیا۔ بلکہ Option کا دروازہ کھلا رکھا۔ کہ بیعت کنندہ کی مرضی ہو۔ تو پیش کرے۔ اور 1/10 کو لازمی نہ ٹھہرا کر بیعت کنندہ کی ثواب اور اجر کی راہوں کو کھلا رکھا ہے کہ اگر حکماً لیا جائے تو بیعت کنندہ مجبور متصور ہوگا۔ اور اگر بیعت کنندہ کی پسند اور تمنا پر قربانی پیش کی جارہی ہو تو اس کے خلوص کا ثبوت اور اجر کا موجب ٹھہرے گی اور قربانی کی اصل روح تو یہی ہوتی ہے کہ انسان کسی دباؤ یا جبر کے بغیر قلبی اطمینان اور انشراح کے ساتھ پیش کرے۔ اور وصیت کے نظام میں اسی فلسفہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا اجراء کیا گیا ہے۔

وصیت کے نظام کو محض مال کی قربانی کے طور پر جاری نہیں فرمایا کیونکہ صرف مال کا حصول ہی اگر پیش نظر ہوتا۔ تو دو چار کروڑ پتی یا ارب پتی افراد کو اللہ تعالیٰ احمدیت میں لاکر بھی مالی تقاضوں کی بآسانی تکمیل کرا سکتا تھا۔ لیکن 1/10 بطور مالی قربانی پیش کرنا درحقیقت ایک ثانوی امر ہے اور اصل روح وصیت ایک بیعت کنندہ کی مالی قربانی نہیں بلکہ وہ نیک اور پاک عملی کردار ہے جو احمدیت کی اصل غرض ہے اور بیعت کی بنیادی روح ہے اس کے بغیر نہ تو وصیت کی روح پوری ہوتی ہے اور نہ ہی شرائط وصیت پوری ہوتی ہیں۔ بلکہ نیک اور پاک کردار وصیت کی بنیادی شرط اور سچی بیعت کی اصل روح ہے۔ یہ روح ہوگی تو 1/10 چھوڑ 10/10 بھی پیش کرنا مشکل نہیں ہوگا اور اگر بیعت کی روح کے منافی کردار یا رویہ ہے۔ تو 1/10 بھی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے اور ایسی وصایا معیار سے گرسکتی ہیں۔ اور لائق قبولیت نہیں ٹھہرتیں۔ یا انسان کے لئے ان کو نباہنا ممکن نہیں رہتا پس نظام وصیت کے ذریعہ ایسی مخلصین کی جماعت تیار کرنی مقصود ہے جس کے افراد نے اپنے عہد بیعت میں اپنے مال کے علاوہ اپنی جان، آبرو، اپنی تمام تمنائیں اور آرزوئیں بھی اپنے امام کی نذر کر رکھی ہوں۔ کیونکہ مال تو ایسی چیزوں پر قربان کر دیا جاتا ہے اور ان کی تکمیل مقدم سمجھی جاتی ہے پس اولاً ترجیح سچے بیعت کنندہ کی جان، عزت اور خواہشات کو حاصل ہے اور ان کی قربانی کے بعد ہی مال کے 1/10 کی باری آتی ہے اس لئے نظام وصیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے جو بنیادی شرائط وصیت لازمی قرار دی ہیں ان میں اس شرط کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ کہ وصیت کنندہ ہر پہلو سے مخلص۔ نیک کردار اور اللہ و رسول کا کامل مطیع و فرمانبردار ہو۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین''

پس اس کی راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکنے کے بعد ہی 1/10 والی شرط کی باری آتی ہے کیونکہ اپنی قیمتی جان کے بعد ہی انسان کے مال اور وہ بھی صرف 1/10 کا نمبر آتا ہے۔ جان، آبرو تو بہرحال مقدم ہیں۔

نظام وصیت میں جس قربانی کا مطالبہ ہے۔ اس کے دو دائرے ہیں۔ ایک دائرے میں وصیت کنندہ زندگی بھر قربانی کرتا اور اس کا ثمر اس دنیوی زندگی میں بھی حاصل کرتا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔''

پس نظام وصیت کے تقاضے پورے کرنے کی صورت میں اس کے ثمرات اور بابرکت نتائج اسی زندگی کے دائرے میں سچا بیعت کنندہ موصی حاصل کر سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک کاشتکار اپنی محنت اور کاوش سے بوئی ہوئی فصل کو بالآخر کاٹتا اور محنت کا پھل پاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر وصیت کنندہ دنیوی زندگی کے دائرے میں ساتھ ساتھ فیضیاب ہوتا رہتا ہے۔

زندگی کے دوسرے دائرے کا تعلق اخروی زندگی سے ہے۔ بظاہر اس دنیوی زندگی سے موصی کا تعلق وقت آنے پر منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی قربانی کا عمل اس کی وفات کے بعد بھی ایک لحاظ سے جاری رہتا ہے۔ کیونکہ وصیت کے لازمی تقاضے کے طور پر موصی نے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی اپنی قربانی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہوتا ہے اور وہ اس کی وصیت کے مطابق اس کے ترکہ پر بھی 1/10 حصہ کی قربانی کا دروازہ ہے۔ یہ وصیت کے نظام کی ایک غیر معمولی برکت ہے۔ کہ بندہ تو دنیا سے رخصت ہو گیا۔ لیکن قربانی اور صدقہ جاریہ کا ایک در کھلا ہے اور ترکہ کا 1/10 جب تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں کام آتا رہے گا۔ موصی کی قربانی کے ثمرات بعد وفات بھی اس کو ملتے رہیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں، وصیت کنندہ کے لئے ضروری ہوگا کہ:

''یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت دین اور.......... احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا''

پس ترکہ کی ایک معین شرح سے قربانی موصی کی

باقی صفحہ 6 پر

نماز کا قیام، اہمیت و برکات

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد

آیات قرآن کریم، احادیث نبویہؐ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے پر معارف ارشادات کی روشنی میں نماز کی اہمیت و برکات پیش خدمت ہیں۔

قرآن کریم

تم تمام نمازوں کا اور (خصوصاً) درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہوکر کھڑے ہو جاؤ۔ (بقرہ:239)

میری یاد کے لئے نماز ادا کرو۔ (طٰہٰ:15)

اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو۔ اور اس کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (نور:57)

اور نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔ (روم:33)

تم کو کیا چیز دوزخ کی طرف لے گئی؟ وہ جواب دیں گے ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کرتے تھے۔ (المدثر:43 تا 46)

اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں اور جو لوگ صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی استعمال کی چیزوں سے روکتے ہیں۔ (ماعون:5 تا 8)

احادیث نبویہؐ

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً بندے سے قیامت کے دن اس کے اعمال میں سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا۔ وہ اس کی نماز ہے۔ اگر اس کی نماز ٹھیک رہی تو وہ کامیاب اور بامراد ہو جائے گا اور اگر اس کی نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام اور گھاٹے میں رہے گا۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا۔ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

یقیناً انسان کے درمیان اور شرک اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا ترک کرنا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو۔

(ابوداؤد باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ)

ارشادات حضرت مسیح موعود

''نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی منور ہو جاتی ہے اور دین بھی'' (ملفوظات جلد 10 ص 63)

''درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 ص 251)

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''۔ (ملفوظات جلد 6 ص 370)

''جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں''۔ (کشتی نوح ص 26)

''نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 3 ص 549)

''نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے''۔

(ملفوظات جلد 8 ص 310)

''نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 10 ص 66)

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے۔ درود شریف تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے''۔

(الحکم 3 مئی 1903ء)

''اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ''۔

(ملفوظات جلد 1 ص 163)

''وہ شخص جو خدا کے حضور گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے''۔ (تفسیر سورۃ بقرۃ از حضرت مسیح موعود)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

''کان کھول کر سنو! جو نماز کا مضیع ہے۔ اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں''۔

(خطبات نور جلد دوم ص 98)

''پس جو (شخص) لا الہ (۔) کا دعویٰ کرے باایں ہمہ نماز کا تارک رہے اور قرآن شریف کی اتباع میں سستی کرے حقیقت میں لا الہ (۔) کے دعویٰ میں سچا نہیں''۔ (خطبات نور جلد دوم ص 129)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

''............ کیلئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کی کوشش کریں''۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 649)

''وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے، وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 653)

''ایک چیز ہے جس پر اگر زور ہو تو میرا خیال ہے کہ جماعت تباہی سے بچ جائے گی۔ وہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔ اس سے وقت کی پابندی لازم ہوگی اور پھر اس سے ہر کام بروقت ہوگا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 فروری 2000ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

''نماز وہ بنیادی کام ہے جس کے بغیر ہم دنیا میں کوئی انقلاب نہیں بپا کر سکتے''۔

(خطبہ جمعہ 22 جولائی 1988ء)

''میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 1997ء)

''تمام ذیلی تنظیموں کو بھی اس بات پر مستعد ہو جانا چاہئے کہ ان کا کوئی ممبر بھی بے نمازی نہ رہے''

(خطبہ جمعہ 22 جولائی 1988ء)

سید مبارک علی صاحب

ایک عرب ہسپتال

اطالوی زبان سے ترجمہ

انتونیو برانکاتی اپنی کتاب ''انسان اور وقت'' میں ''عرب اور مسلمان تہذیب'' کے باب میں ''ایک عرب ہسپتال'' کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں۔

اس ہسپتال میں چار کورٹ یارڈ ہیں ہر ایک کے وسط میں ایک فوارہ ہے۔ مطالعہ کے کمرے۔ بعض بیماریوں کے مریضوں کو الگ رکھنے کے حصے اور بیرونی مریضوں کو دوا دینے کے حصے ہیں۔ ایک نئی بات یہ ہے کہ ایک ہال میں موسیقار دن رات موسیقی پیش کرتے ہیں۔ ایک اور ہال میں بعض لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو بے خوابی کے مریضوں کے لئے کہانیاں سناتے رہتے ہیں۔ بعض کمروں میں دن رات قرآن شریف کی تلاوت ہوتی رہتی ہے جو مومن ہر وقت سن سکتے ہیں۔ ہر مریض جب وہ ہسپتال چھوڑتا ہے اس کو رقم دی جاتی ہے تاکہ وہ فوری طور پر محنت طلب کام کرنے پر مجبور نہ ہو۔

Li Uomo E il Tempo

by Antonio Brancati

بقیہ صفحہ 5

بعد وفات نیکی اور ثواب کو جاری رہنے کی غرض سے وصیت کا لازمی حصہ قرار دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود نے وصیت کے دونوں دائرے عمل اور جزاء کے متعین فرما دیئے ہیں۔ اور اس طرح یہ نظام وصیت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں قائم ہوا۔ اور دونوں دائروں میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور جزاء کی روح عیاں ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35905 میں منیرہ صدیق زوجہ محمد صدیق قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100 سٹرلنگ پونڈ۔ طلائی زیورات وزن 40 تولے مالیتی -/3200 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/120 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ منیرہ صدیق زوجہ محمد صدیق U.K گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد U.K گواہ شد نمبر 2 قمر الدین وصیت نمبر 24747

مسل نمبر 35906 میں محمد ارشد انور بسراء ولد چوہدری محمد انور بسراء پیشہ فارغ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ

قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان واقع نیو مالڈن UK کا نصف حصہ مالیتی -/130000 سٹرلنگ پونڈ۔ زمین رقبہ 8 کنال واقع فیض آباد ضلع سیالکوٹ مالیتی -/800000 روپے۔ زمین رقبہ 10 کنال واقع ضلع سرگودھا مالیتی -/800000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/284 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد ارشد انور بسراء ولد چوہدری محمد انور بسراء UK گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد بٹ ولد عبدالکریم بٹ UK گواہ شد نمبر 2 اشفاق احمد ولد چوہدری عنایت اللہ UK

مسل نمبر 35907 میں روبینہ احمدی زوجہ وسیم الدین احمدی پیشہ ٹیچر عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن UK بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/1800 سٹرلنگ پونڈ۔حق مہر -/2000 سٹرلنگ پونڈ۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ روبینہ احمدی زوجہ وسیم الدین احمدی UK گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد حسنی ولد ظفر احمد حسنی UK گواہ شد نمبر 2 منور احمد ولد چوہدری عبدالحکیم UK

مسل نمبر 35908 میں آئی آرعرفان بدیمان ولد ڈی کارڈایا پیشہ پرائیویٹ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تھیور انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔موٹر سائیکل مالیتی -/7000000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1450000 روپے ماہوار بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آئی آرعرفان بدیمان ولد ڈی کارڈایا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 عارف نورھدی برادر موصی گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر دفی رشید وصیت نمبر 27897

مسل نمبر 35909 میں Nenden Saryamah بیوہ Dadang Sumantri پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت 1956ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ -/50000 روپے۔دو عدد طلائی انگوٹھیاں وزن 7 گرام مالیتی -/650000 روپے۔ہینڈ فون مالیتی -/500000 روپے۔مکان رقبہ 100 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/50000000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3390000 روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ Nenden Saryamah بیوہ Dadang Sumantri انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 عمان مجیب احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدل رحمت وصیت نمبر 26849

مسل نمبر 35910 میں سیف الاحمد بارماوی ولد محمد صالح بارماوی پیشہ پرائیویٹ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/320000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سیف الاحمد بارماوی ولد محمد صالح بارماوی انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Adhiyat Dimyati وصیت نمبر 29925 گواہ شد نمبر 2 واون رستی اعوان ولد احمد رشیدی انڈونیشیا

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم لطیف احمد صاحب کاہلوں ناظم تشخیص جائیداد انجمن احمدیہ لکھتے ہیں ۔میرے بیٹے مکرم محمد احمد طاہر صاحب کے خسر مکرم محمد شریف صاحب شاہ رخ پورہ لاہور، اسلام آباد میں چند گھنٹوں کی علالت کے بعد 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے ۔میت ربوہ لائی گئی اور مورخہ 15 فروری کو بیت مبارک میں بعد نماز ظہر خاکسار نے جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت نے قبر پر دعا کروائی۔مرحوم اسم بامسمٰی تھے۔بہت مخلص ہمدرد، مہمان نواز انسان تھے۔آپ چوہدری عبدالعزیز صاحب سابق امیر ضلع جہلم و امیر ناروے کے داماد تھے۔اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا شہزاد بابر اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔جن میں سے دو بیٹیاں غیر شادی شدہ ہیں ۔مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

✿ مکرم خالد سلیم صاحب رلیو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں ۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو میں کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "دانیہ خالد" عطا فرمایا ہے بچی مکرم سلیم احمد صدیقی صاحب نائب ناظم عمومی ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم منظور احمد صاحب کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

قارئین الفضل متوجہ ہوں

✿ جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ فروری 2004ء مبلغ انہتر روپے (Rs.69/-) بنتا ہے۔بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

آسامیاں خالی ہیں

✿ (1)۔ وڈ ورک کارپینٹر کا کام جاننے والے ماہرین تجربہ کم از کم دس سال (2)۔میسن حضرات۔ تجربہ کم از کم دس سال (3)۔کام سیکھنے کے خواہش مند وڈ ورک / کارپینٹر میسن طلباء بھی رجوع کریں۔

نوٹ: وقف عارضی کے تحت ان پیشوں سے متعلق افراد بھی رجوع کریں۔

(نگران ٹیکنیکل شعبہ دارالضیافۃ ربوہ)

سانحہ ارتحال

✿ مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چچا مکرم اعجاز احمد آصف صاحب ابن بابو نذیر احمد صاحب دہلوی امیر جماعت دہلی 20 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک اسلام آباد میں انتقال کر گئے ۔آپ کی عمر 67 سال تھی۔ آپ نے عرصہ 40 سال تک Ptv میں مختلف اہم شعبوں میں کام کیا اور بیرون ممالک بھی بطور کنٹرولر انٹرنیشنل ریلیشنز پی ٹی وی پاکستان کی نمائندگی کی۔آپ ETV کے پرنسپل بھی رہے۔مرحوم مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی آف لاہور اور مکرم رفیق احمد صاحب قریشی آف راولپنڈی کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق شخصیت کے حامل تھے۔ آپ نے ورثاء میں اہلیہ ،3 بیٹیاں اور ایک بیٹا مکرم یاسر احمد فرحان صاحب چھوڑے ہیں ۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ورثا کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے مرحوم ومغفور کے درجات بلند تر فرمائے۔آمین

درخواست دعا

✿ مکرم طاہر وحید بیگ صاحب Limburg جرمنی کی بچی عمر 2 سال کے دل کی انجیو گرافی جرمنی کے ایک ہسپتال میں متوقع ہے اللہ تعالیٰ شفا دے۔آمین

✿ مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی اہلیہ سلیمہ صاحبہ کو دل کی تکلیف ہوئی ہے ۔ دعا کی درخواست ہے۔

✿ مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک لمبے عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کامل شفا عطا فرمائے۔

✿ مکرم عبدالباسط صاحب مرحوم گمن آباد لاہور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم چوہدری شاہد محمود صاحب آڈیٹر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا آپریشن کے ذریعہ ایک پاؤں کاٹ دیا گیا ہے احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

خدا کے فضل سے ہمارے ہاں اٹھرا۔ بے اولادی نرینہ اولاد کا نہ ہونا۔ امید کا نقصان ہو جانا۔ عورتوں کی ہر قسم کی امراض۔ بچوں کا سوکڑا۔ بچوں کا نمونیا۔ امراض جگر، گردہ و مثانہ۔ شوگر، امراض معدہ، قوت خاص کی کمی، ٹانگوں میں درد۔ تولیدی جراثیم کا کم یا کمزور یا نہ ہونا کا تسلی بخش علاج بذریعہ دیسی ادویات کیا جاتا ہے۔ اکسیر معدہ بھی دستیاب ہے

احسن دواخانہ رحمت بازار عقب بیت ناصر منڈی ربوہ

تعطیل

9، 10 محرم الحرام 1425 ہجری بمطابق یکم، 2 مارچ 2004ء بروز پیر، منگل سرکاری تعطیل ہونے کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
حسن نکھار کریم
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

ربوہ میں طلوع وغروب 28 فروری

طلوع فجر۔	5-14
طلوع آفتاب۔	6:35
زوال آفتاب۔	12:21
غروب آفتاب۔	6:07

3 مارچ سے
نئی کلاسز اور داخلے شروع

ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیون ہاؤس پبلک سکول۔ رجسٹرڈ دارالصدر غربی ربوہ
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
اپنے بچوں کیلئے محفوظ و صحت مندانہ ماحول، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور سٹینڈرڈ Spoken English کی منفرد اور کامیاب پریکٹس کے لئے خاص طور پر ہماری A1 نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔
پرنسپل پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔ فون نمبر 211039

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں
ڈیلران: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، سپلٹ AC، ونڈو AC، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، فلپس، ایل جی، سام سنگ، سپر ایشیا، اٹلس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
فون 7357309، 7223228

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

اعلان داخلہ
MACLS میں موجودہ دور کی اہمیت کا حامل کمپیوٹر کورس
CCNA CERTIFICATION
میں داخلہ جاری ہے دورانیہ کورس 2 ماہ (5 مارچ سے کلاسز کا آغاز)
Computer Basic Course
اور
Basic Hardware course
دورانیہ 3 ماہ
سپوکن انگلش لینگویج کورس تمام کورسز طلبہ و طالبات کیلئے یکساں مفید ہیں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ فون نمبر: 212088

سی پی ایل نمبر 29

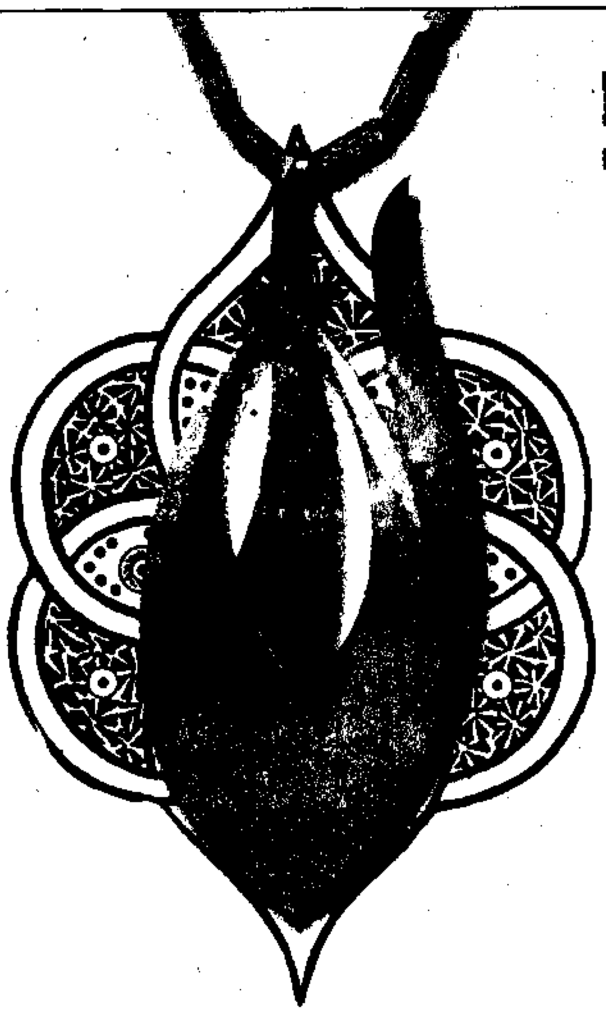

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative, Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton, Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174